جمادی الاول ۲۵ شمارہ ۱۲ جلد ۷ سنہ ۹۵ھ

نشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ

منشور محمدی

شیرازہ بجری

ان مثلی عیسی عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون

منشور محمدی سنت صادقہ برہان منشور محمدی سنت ناطقہ برہان

الحق کالشمس ظاہر بنفسہ والباطل کالظل زائل بذاتہ

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
توریت بلا توریہ انجیل بتجیل

با خاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ
گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

فرمان رسولان سلف ساختہ اند
توریت و ہم انجیل را فتاوز بتجیل

توقیع خط آیت منشور محمدؐ
چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ منشور کی موہ محصولڈاک ۲ روپیہ ہے جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو ارسال میشگی سے اعانت فرماویں اور کچھ نوشت وخواند تحریر مضامین یضاری وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام محمد شریف مہتمم مطبع و اجرا منشور محمدی وارد معسکر بھکلور روانہ فرماویں اگر عالی ہم حرارت زر قیمت یا عطیہ فرماویں تو بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر یا مکٹ صفحہ زیادتی ہو یہ نصف آنہ بقیمت بڑھے

ارسال	مثنوی	فرماوین	غزل	
حمد حق کا زبان پہ جاری ہے	وصف جسکی جناب باری ہے	خوش انکہ بہ بینم در و دیوار مدینہ	غم لیست کہ مستم نی دیدار مدینہ	
نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم	وصف جسکی ہی شافع عالم	گر تخت رسا زد بہ سازد سامانی	رویم زمژہ تر فرش سازد مدینہ	
نام سے جسکے اجتل منشور	اہل باطل ہو گیا مضمور	معمور شد از جنس گرانمایہ رحمت	بنگر شرف و عظمت بازار مدینہ	
ہی یہہ منشور بادشاہ الم	جلوہ افروز جملہ عالم	سرسبز و شگفتہ ابد الدہر بماند	ای بارخدا گلشن گلزار مدینہ	
اسمین اثبات دین ہی کامل	رد شبہات کجرو جاہل	عیسی النفس خضر حیات بوم	انکس کہ بود مردہ و بیمار مدینہ	
اسکے انوار سے ہین ہی عجب	شمس گھٹ گھٹ کے گرنے کو کب	سوگند ہمین شہر خدا خورد بقرآن	ہم مرتبہ عرش ہی سرکار مدینہ	
شمس تابان کو جب کرے مستور	کیون نہ کوکب کو وہ کرے بے نور	آنکس کہ تماشای رخم دیدہ بنا شد	ملحوظ کند گلشن و گلزار مدینہ	
انکا ایسا ہی لمعہ تابان	ظلمت افشان ہے ہی نور افشان	جا روب شعاعی بکشد مہر بہر صبح	جا وید بہر کوچہ و بازار مدینہ	
اسکے دل سے ہین سب تمنائی	چاہتے سب ہین لیک عیسائی	اینجا رہ بود مجمع خاصان الہی	دربار رفیع شہ ابرار مدینہ	

مین شریک ہونا لازم ہی اگر انگریز فتحیاب ہون تو روسیون کی قدرت کا زوال ہوگا اور آسٹریہ کو کچھ صدمہ نہ پہنچیگا۔

روانگی بارود

جہشہر نامی اگبوٹ کے بذریعہ ۲۱ ماہ روان کو مدراس کے مخزن سے بارود کے ۲۵ پیپے روانہ ہوئے آیندہ اوزمی بارود اور جنگی ذخیرہ اوسپر روانہ ہوگا فقط۔ منہ

روانگی اتواپ

چاندا نامی اگبوٹ کے بذریعہ جو کہ ۱۴ تاریخ کو کلکتہ سے نکلا مدراس کے ساحل پر رکھنے کے واسطے بارہ تن کے چھے جہازات اور ایک ہزار چار سو آلات داوزار کہ جس سے ہر ایک آلہ قریب ۲۰ پونڈ کے وزن کا ہے روانہ کئے گئے ہین مقام گارون پیچ سے ایسے جہاز کے بذریعہ ۵ تن بارود مذکور اتواپ کے واسطے روانہ کئی گئی ہے مرزاپور نامی اگبوٹ کے بذریعہ جو کہ ایکسو بین کو وارد لنگرگاہ مدراس ہوا تین تن کے وزن کے پندرہ مزب توپ ولایت سے آئے مذکور تمامی اتواپ کو ان بتیرون پر درمورچون پر چڑھانا ہوگا جو کہ ساحل پر بالو اور گل کے موتون سے تیار کئے جاتے ہین

جنگی کشتیان

صاحب پایہ رستم طراز ہین کہ اگرچہ اہل روس کشتی رانی کشتیان تیار کرنیکے کام مین سرگرم ہین لیکن انگریزون کے نزدیک بیس سے زاید آہن پوش کشتیان جو کہ بوقت جنگ کریمیا تیار کئے تھے سمندر بالٹک طرف جاکے روسیون کے جہازون کو گرفتار اور تاراج کرنے اور اون کے بنادر کو گولون کے مارے مسمار کرنیکے واسطے سردست موجود ہین منجملہ اون کے آٹھ کشتیون کے نامان یہ ہین۔ بیاجر۔ بلیزر کیش ماشف۔ پچل۔ اسنیاپ۔ تکلر۔ اسنیک ہر ایک کشتی مین ۱۸ تن کے وزن کی توپ موجود ہے۔ منہ

پیغام جناب سلطان المعظم بنام ملکہ عالیہ

جناب سلطان روم نے بذریعہ تاربرقی پاشا جناب ملکہ عالیہ کو یہہ پیغام روانہ کیا کہ سرکار انگریزی اپنا ارادہ صاف ظاہر نکرے تو قسطنطنیہ اور مقامات ساحل باسفرس روسیون کے سپرد کردیا جاوینگے مذکور پاشا نے یہہ بھی معلوم کرایا کہ دیر لاکہہ جری اور باآئین سپاہ ترکی انگریزون کے ساتھہ شریک ہونے اور انھین مدد دینے کے واسطے تیار اور مستعد ہین۔

ترکی سپاہ و روس مین جھگڑا عجب ہوا

قسطنطنیہ کے دمدمون اور پناہ گاہون کے پرے دو میل کے فاصلے پر سپاہ ترکی اور روسیہ کے فیما بین ایک جھگڑا ہوا جانبین کے ۸۰ سپاہ زخمی ہوئے لہذا سرکار باب عالی سے یہہ حکم ہوا ہے کہ سپاہ روسیا حد متعدی کے پرے قدم نرکھین فقط ؛ منہ

ہنگامۂ رومیلیہ

سرکار ترکی کو الحال یہہ خبر آئی کہ ہنگامۂ اہل اسلام رومیلیہ ترقی پذیر ہے بلیوائیون اور روسیون کے فیما بین سابق مین ہوئین سولہ لڑائیون اور معرکہ آرائیون کے سوائے حال مین تازی لڑائی ہوی کہ جس مین بتیس آفیسران روسیہ فی المارے ہوے۔ رودوبے پہاڑون کے متصل ۲۱ اپریل کو پوماک

ترکون اور فوج روسیہ کے فیمابین ایک بھاری مقابلہ ہوا
کہ جسمین روسیونکو شکست پائی اور انکا نقصان عظیم ہوا۔
کہتے ہین کہ سیکڑون ضرب رغل اور تین ضرب توپ مذکور
شجیعان ترک کے بدست ہوئے ہنگامہ مذکور کو فرو کرنے کے
لئے روسیون نے اور پندرہ تازے پلٹنون کو روانہ کیا ہی
مقام پیرا سے ایک نامہ نگار نے یہہ تحریر کیا ہے کہ یونانیان
بلوائی ترکون کو مدد دیتے ہین۔ اور حسن پاشا مذکور گروہ
بلوائی کا افسر اعظم مقرر ہوا ہے۔ روسیون کا یہہ بیان ہے
کہ ہنگامہ مذکور کے باب مین مشہور ہوئین سو کو ایف مین
مبالغہ کیا گیا ہے۔ قسطنطنیہ سے ایک نامہ نگار نے یہہ
تحریر کیا ہے کہ ہنگامہ مذکور ان اضلاع مین برپا ہوا کہ
ہنوز روسیون کے قبض و تصرف مین نہین آئے ہین۔
گروہ بلوائیون مین اکثر وے لوگ شامل ہین جو روسیون
اور بلغاریون کے ظلم و ستم کی تاب نہ لاکر فرا ہو گئے
بسٹرن بدجٹ کے ایڈیٹر نے بحوالہ کولف
آمد سنٹ پٹرسبرگ یہہ تحریر کیا ہے کہ رومیلیہ مین ہنگامہ
و فساد برپا ہونے کے سبب سے شہر سنٹ پٹرسبرگ مین
بڑی کھلبلی مچی ہے ہنگامہ مذکور کے سبب سے فوج
روسیہ کی حالت پر نظر ہونے کے قطع نظر عہد نامہ
جدید باطل ہونے کا خوف و اندیشہ پیدا ہوا ہے۔

استہار جنگ

جو میل کہ یہان الحال ولایت سے آیا سو اسکے نکلنے کے
آگے دارالخلافہ لندن کے ہر ایک کوچہ و برزن
مین جنگ کے اشتہارات لگے ہوئے نظر آئے انکو دیکھ
عوام الناس بالکل بحواس اور حیران و پریشان ہو گئے
اشتہار ہذا کا مضمون یہہ تہا از انجا کہ سرکار روسیہ
کی دست درازی اور غارتگری ناجایز حکمت عملی کے باعث
اُس سے بازار کارزار گرم کرنیکے بارہ مین امروز و
فردا اشتہار دیا جائیگا اور اس واقعہ کو مشہور کرنیکا
بندوبست کامل طور پر کیا گیا ہے لہذا جنگ شروع ہوتے
ہی آسٹلی کے تماشا گاہ مین مس ورجینیہ بلاک اور
نامی لڑکی جو کہ ڈالی وارڈن کا سانگ لائیگی اہل جلسہ
کو اس ماجرے کی اطلاع دیوینگی فقط ۔ منہ

تیاری روس

ایک کرسپانڈنٹ نے سنٹ پٹرسبرگ سے صاحب لندن
ٹیمس کو یہہ تحریر کیا ہے کہ تمام کشور روس مین جنگ کی
تیاریان بسرعت تمام ہو رہی ہین اور ہر ایک دہقان
سے زر چندہ وصول کیا جاتا ہے اور زر مذکور کو فراہم
کرنے اور اوسکا ٹھیک حساب رکھنے کے واسطے موضعی
کمیشنان مقرر ہوئین اور دیہات و قصبون کے حکام و عاملون کو
یہہ ہدایت ہوی ہے کہ ہر ایک رعیت و کسان سے اسکے حسب
مقدور و تیسر چندہ لیوین اور کسی کو معاف نہ کرین مریض
اور زخمی سپاہ کے علاج کے واسطے ادویہ اور مرہم بکثرت
خرید کرتے ہین اور سیکڑون عورات بھی جو کہ سینسرس
آف چاریٹی کہلاتے ہین زر چندہ وصول کرنیکی کوشش
عمل مین لا رہے ہین فقط ۔ منہ

نصیحت - ایک عالم نے چار ہزار کتاب سے یہہ چار نکتہ نصایح کے منتخب کئے ہین - اول یہہ کہ خدا کی بندگی کرو ورنہ اسکی دی ہوی روزی نہ کھاؤ سو دوسرے خدا کی مرضی اور اسکی دی ہوی روزی پر راضی رہو ورنہ دوسرا خدا ڈھونڈہو جو تمکو زیادہ دیوے تیسرے یہہ کہ جس کام کو خدا نے منع کیا ہے اُسے ترک کرو ورنہ اسکے ملک سے نکل جاؤ - چوتھی یہہ کہ گناہ خدا سے چھپا کر کرو ورنہ گناہ کرنے سے باز رہو - نور الانوار ؛

لطیفہ ایک درویش کو طعام لذیذ کھاتے دیکھہ کر کسی نے کہا زاہدون کو ایسا کھانا تناول فرمانا لایق نہین مرد کامل نے جواب دیا مین دنیا مین مہمان ہون مہمان کے رہبر و جو کھانا آوے اُسے کھانا چاہیئے ؛ منہ

شکریہ جناب ملکۂ عالیہ

ہندوستان کے اکثر دیسی راجگان اور رؤسا اپنے اپنے افواج کو بنابر ماجد سرکار جناب ملکۂ عالیہ روانہ کرنے کے بارہ مین بہ توسط جناب گورنر صاحب بہادر پیغام روانہ کرنے کے سبب سے جناب ملکہ معظمہ نے بذریعۂ تار برقی گورنر جنرل صاحب بہادر موصوف کو یہہ ہدایت فرمائی ہے کہ اپنے طرف سے روسای مذکور کا شکریہ ادا کرین ؛

الۂ تار پیتدو

سندنی نامی مقام مین ایک تار پیتدو کی آزمایش ہوی اور اسمین بہت سے اشخاص کا قریب ہلاکت ہونا ہوا تھا تار پیتدو مذکور بوقت آزمایش ایک دخانی جہاز کے بازو جاکر جل گیا مگر یہہ خیر گذری کہ جہاز مذکور اپنے کو بچایا ہوا فرار ہو گیا ورنہ پرزے پرزے ہو جاتا اس صدمہ سے بہت سی جانین ضایع ہوتین - شمس الاخبار

لندن ۱۸ مے - کو ایف آمد سنٹ پیٹرسبرگ سے معلوم ہوا کہ صلح قایم اور بحال رہنے کے باوجود قسطنطنیہ اور باسفرس کے متصل روسیان اپنی فوج کو جوق جوق فراہم کر رہے ہین - مقام گولینہ طرف جو گیا لی پولی کے نزدیک واقع ہے لشکر روسیہ بڑھ رہا ہے -

قسطنطنیہ ۱۸ مے - فوج روسیہ کا ہدکوارٹر سان اسطفانو مین خیمہ زن ہے اور الا چند کمپنون کے باقی تمام لشکر جانب شمال تحریک کیا ہے -

سنٹ پیٹرسبرگ ۱۹ مے - کونٹ شولاف کا راہی لندن ہونا ہوا ہے اثنائے راہ مین انکا برلن جانا ہوگا -

اسکندریہ ۱۸ مے - مدورہ نامی اگبوٹ کہ جس سے ہاسپیتدار لگا ہوا تھا بحر سویز کے درمیان سے ہو کر گذرا -

لندن ۲۰ مے - سیر روسیہ مقیم قسطنطنیہ اور جنرل تادلیبن نے بالاتفاق سرکار روم کو یہہ معلوم کرایا ہے کہ بلحاظ صحت سپاہ فوج روسیہ کا تحریک کرنا ہوا نہ کہ جنگ کرنے کے ارادہ سے -

کونٹ شولاف ۲۰ مے - کے صبح کو کونٹ شولاف کا دار دبرلن ہونا ہوا فقط ؛

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین چھپا

بصرہ متعلقہ استہتار پانچسو روپیہ

جو سوال نمبر ۱ کا یعنی روحون کے جسکا ضمیمہ ہے
اور باوا صاحب کی جواب ۱۰ فروری پرچہ آفتاب

غباب کا جواب الجواب ہی

اول باوا صاحب نے یہہ سوال کیا ہی جو اسبات کا کیا ثبوت ہی
جو خدا روحون کا خالق ہی اور اونکو پیدا کر سکتا ہی اسکے
جواب الجواب مین قبل شروع کرنے مطلب کے یہہ عرض کرنا
ضروری ہی کہ از روی قاعدہ فن مناظرہ کے آپ کا یہہ
ہرگز مسلم نہین ہو سکتا جو آپ روحون کی مخلوق ہونیکا
ہمسے ثبوت مانگین بلکہ یہہ حق ہمکو پہونچتا ہی کہ ہم آپ سی
روحون کی بلا پیدایش ہونیکے سند طلب کرین کیونکہ
آپ اسی پرچہ مذکور العنوان مین خود اپنی زبان مبارک
سے اقرار کر چکی ہین جو پرمیشر قادر ہی اور تمام سلسلہ
عالم کا وہی منتظم ہے اب ظاہر ہے جو ثبوت دینا اس
امر جدید کا آپ کے ذمہ ہے جو پرمیشر اول قادر ہوکر
پھر غیر قادر کسطرح بنگیا ہماری ذمہ ہرگز نہین جو ہم ثابت
کرتے پھرین جو پرمیشر جو قدیم سے قادر ہی وہ اب بھی
قادر ہی سو حضرت یہہ آپکو چاہئے تھا جو ہمکو اسبات کا
ثبوت کامل دیتے جو پرمیشر باوصف قادر ہونیکے پھر
روحون کے پیدا کرنے سے کیون عاجز رہگیا ہم پر یہہ
سوال نہین ہو سکتا کہ پرمیشر جو قادر تسلیم ہو چکا ہی اب
روحون کی پیدا کرنیکی کسطرح قدرت رکھتا ہی کیونکہ
خدا کے قادر ہونیکو تو ہم اور آپ دونو مانتے ہین پس
پس اس وقت تک تو ہم مین اور آپ مین کچھہ تنازع
نہ تھا بہر تنازع تو آپ نے پیدا کیا جو روحون کی پیدا
کرنے سے اوس قادر پرمیشر کو عاجز سمجھا اس صورت
مین خود مصنف ہون جو بار ثبوت کسکے ذمہ ہی -
اور اگر ہم بطریق تنزل یہہ بھی تسلیم کرلین کہ اگرچہ دعوی
آپ نے کیا مگر اثبات اوسکا ہماری ذمہ ہے پس آپ کو
مژدہ ہو کہ ہمنے سیفر ہند ۲۳ فروری مین خدا کے خالق
ہونیکا ثبوت کامل دیدیا ہی جب آپ بنظر انصاف پرچہ
مذکور کو ملاحظہ فرماوینگے تو آپکی تسلی کامل ہو جائیگی
اور خود ظاہر ہے کہ خدا تو وہی ہونا چاہی جو موجد مخلوقات
ہو نہ یہہ کہ زور اور سلاطین کے طرح صرف فرون پر قابض
ہو کر خدا کہلائے -
اور اگر آپکے دل مین یہہ شک گذرتا ہے کہ پرمیشر جو
آپنے نظر نہین پیدا کر سکتا شاید اسیطرح ارواح کے
پیدا کرنے پر بھی قادر نہوگا پس اسکا جواب بھی پرچہ مذکورہ
مطبوعہ ۹ فروری مین بخوبی دیا گیا ہی جسکا خلاصہ یہہ ہی
جو خدا ایسے افعال ہرگز نہین کرتا جنسے اوسکے صفات
کا زوال آوے جیسے وہ اپنا شریک نہین پیدا کر سکتا
آپنے آپکو ہلاک نہین کر سکتا کیونکہ اگر ایسا کرے تو اوسکی
صفات قدیمہ جو وحدت ذاتی اور حیات ابدی ہے زایل
ہو جائینگے پس وہ قدوس خدا کوی کام برخلاف اپنی
صفات ازلیہ کے ہرگز نہین کرتا باقی سب افعال پر قادر ہے
پس آپنے جو روحون کی پیدایش کو خرابی

الہاری کے پیدائش پر قیاس کیا تو خطا کیا - مین
پہلے عرض کر چکا ہون کہ یہہ آپکا قیاس مع الفارق ہی
ان اگر آپ یہہ ثابت کر دیتے کہ پیدا کرنا ارواح کا مثل
پیدا کرنے نطفہ اپنی کے خدا کے کسی صفت عظمت اور جلال
کے برخلاف ہی تو دعوی آپکا بلاشبہ ثابت ہو جاتا -
پھر باوا صاحب تحریر فرماتی ہین کہ یہہ ظاہر کرنا چاہیے جو
خدا نے روح کہان سے پیدا کیئے اس تقریر سے صاف پایا
جاتا ہی جو باوا صاحب کو خدا کے قدرتی کامون سے
مطلق انکار ہی اور اوسکو مثل آدم زاد کے محتاج باسباب
سمجھتے ہین اور اگر باوا صاحب کا اس تقریر سے یہہ مطلب ہے
کہ ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ کسطرح پرمیشر روحون کو پیدا
کر لیتا ہی سو اس وہم کے دفع مین پہلے بھی لکھا گیا تھا کہ
پرمیشر کے قدرت کاملہ مین ہرگز یہہ شرط نہین کہ ضرور
انسان کے سمجھ مین آیا جایا کرے دنیا مین اس قسم کے
ہزارہا ممونہ موجود ہین کہ قوت مدرکہ انسان کے اون کے
کنہ حقیقت تک نہین پہونچ سکتے اور علاوہ اسکے ایک
امر کا عقل مین نہ آنا اور چیز ہی اور اسکا محال ثابت ہونا
اور چیز عدم ثبوت اسبات کا کہ خدا نے کسطرح روحون
کو بنا لیا اسبات کو ثابت نہین کر سکتا کہ خدا سے روح
نہین بن سکتی تھی کیونکہ عدم علم سے عدم شئی لازم نہین
آتا کیا ممکن نہین جو ایک کام خدا کے قدرت کے تحت
داخل تو ہو لیکن عقل ناقص ہماری اوس کے اسرار تک نہ
پہونچ سکے بلکہ قدرت تو حقیقت مین اسی بات کا نام ہے

جو باغ احتیاج اسباب سے منزہ اور پاک ادراک
انسانی سے برتر ہو دل خدا کو قادر کہنا اور پھر یہہ
زبان پر لانا کہ اوسکے قدرت اسباب مادی سے تجاوز
نہین کرتے حقیقت مین اپنی بات کو آپ رد کرنا ہی کیونکہ
اگر وہ فی حد ذاتہ قادر ہی تو پھر کسی سہارے اور آسرہ
کا محتاج ہونا کیا معنی رکھتا ہی کیا آپکے پیشتکون مین
قادر اور سرب شکتے مان اسیکو کہتے ہین جو بغیر توسل اسباب
کے کارخانہ قدرت اوسکی کا بند رہے اور نہ اوسکے
حکم سے کچھہ بھی ہو سکے شاید آپ نے یہہ لکھا ہوگا مگر
ہم لوگ تو ایسے کم زور کو خدا نہین جانتے ہمارا تو وہ قادر
خدا ہی کہ جسکی یہہ صفت ہی کہ جو چاہا سو ہو گیا اور جو
چاہیگا سو ہوگا -
پھر باوا صاحب اپنے جواب مین مجھکو فرماتے ہین کہ جس
طرح تمنے یہہ مان لیا ہی کہ خدا دوسرا خدا بنا نہین
سکتا اسیطرح یہہ بھی ماننا چاہیئے جو خدا روح بھی پیدا
نہین کر سکتا اس فہم اور ایسی سوال سے اگر مین تعجب کرون
تو کیا کرون صاحب من مین تو اس وہم کا کئی دفعہ آپکو
جواب دیچکا اب مین بار بار کہان تک لکھون مین
حیران ہون جو آپکو یہہ بین فرق کیون سمجھ مین نہین
آتا اور کیون دل سے یہہ حجاب نہین اوٹھتا کہ جو روحون
کے پیدا کرنے والا ہے وہ دوسرے خدا کی پیدائش پر تصور کرنا
بیہودہ اور فاسد ہی کیونکہ دوسرا خدا بنانے مین وہ صفت
ازلی پرمیشر کے جو واحد لاشریک ہونا ہی نابود ہو جائیگی

لیکن پیدائش ارواح مین کسی صفت ازلی واجب
الوجود کا ازالہ نہین بلکہ ناپیدا کرنے مین ازالہ ہے
کیونکہ اس سے صفت قدرت کے جو پرمیشر مین بالاتفاق
تسلیم ہوچکی ہی زاویۂ اختفا مین رہیگی اور بپایۂ
ثبوت نہین اسلئے کہ جبکہ پرمیشر نے خود ایجاد اپنے
سے بلا توسل اسباب کے کوئی چیز محض قدرت کاملہ اپنی
سے پیدا نہین کری تو ہمکو کہان سے معلوم ہوا کہ
اوسمین ذاتی قدرت بھی ہے اور اگر یہہ کہو کہ اوسمین
کچھہ ذاتی قدرت نہین تو اس اعتقاد سے وہ پھرا
وہین یعنے محتاج بالغیر ٹھہریگا اور یہہ بداہت
عقل باطل ہے غرض پرمیشر کا خالق ارواح ہونا تو
ایسا ضروری امر ہے جو بغیر تجویز مخلوقیت ارواح
کے سب کارخانہ خدائی کا بگڑا جاتا ہے لیکن دوسرا
خدا پیدا کرنا صفت وحدت ذاتی کے برخلاف ہے
پھر کسطرح پرمیشر ایسے امر کے طرف متوجہ ہو کہ جس سے
اوسکے صفت قدیر کا بطلان لازم آوے -
اور نیز اس صورت مین جو روح غیر مخلوق اور
بے انت مانے جائین کل ارواح صفت انادی اور
غیر محدود ہونے مین اسے شریک ہو جائینگے اور
علاوہ اسکے پرمیشر بھی اپنے صفت قدیم سے جو
پیدا کرنا بلا اسباب ہی محروم رہیگا اور یہہ ماننا
پریگا جو پرمیشر کو روحون پر صرف جمعداری ہے
جمعداری ہے اونکا خالق اور واہب الوجود نہین

پھر بعد اسکے باوا صاحب اسے اپنے جواب مین
روحون کی بے انت ہونیکا جھگڑا لے بیٹھے ہین جسکو
ہم پہلے اس سے ۹ - اور ۱۶ - فروری سفیر ہوئین
۱۴ دلایل پختہ سے رد کر چکے ہین لیکن باوا صاحب
ابتک انکار کیے جاتے ہین پس اوپر واضح رہے کہ
یون تو انکار کرنا اور نہ ماننا سہل بات ہی اور
ہر ایک کا اختیار ہی کہ جس بات پر چاہی جمارہے پھر
ہم تو تب جانتے کہ آپ کسی دلیل ہماری کو رد کرکے
دکھلاتے اور بے انت ہونیکے وجوہات پیش کرتے
آپکو سمجھنا چاہئے کہ جس حالت مین ارواح بعض جگہہ
پائی جاتے ہین اور بعض جگہہ نہین پائے جاتے تو
بے انت کسطرح ہوگئے کیا بے انت کا یہی حال ہوا
کرتا ہے کہ جب ایک جگہہ تشریف لیگئے تو دوسرے
جگہہ خالی رہگئی اگر پرمیشر ہی اسیطرح کا بے انت ہی
تو کارخانہ خدائی کا معرض خطر مین ہی افسوس کہ
آپنے ہماری اول پختہ دلایل کو کچھہ نہ سوچا اور کچھہ
غور نہ کیا اور یون ہی جواب لکھنے کو بیٹھہ گئے حالانکہ
آپکے منصفانہ طبیعت پر یہہ فرض تھا کہ آپ نے
جواب مین اس امر کا التزام کرتے کہ ہر ایک دلیل
ہماری تحریر کرکے اسکے محاذات مین اپنی دلیل پھر
پھر کہان سے لکھتے اور بتعجب تو یہہ ہے کہ اسی جواب
مین آپکا یہہ اقرار بھی درج ہے کہ ضرور سب ارواح
ابتدا سرشتی مین زمین پر جنم لئے ہین اور بدن

سوا ارب تک سلسلہ دنیا کا بنا رہتا ہی اس سے زیادہ
ہنین اب ای میرے دوستو اور پیارو اپنے دل مین آپہی
سوچو اور اپنے قول مین خود ہی غور کرو کہ جو پیدائش
ایک مقرری وقت سے شروع ہوی اور ایک محدود مقام
مین اون سب نے جنم لیا اور ایک محدود مدت تک اون کے
توالد تناسل کا سلسلہ منقطع ہوگیا تو ایسی پیدائش کسطرح
بے انت ہوسکتی ہی آپنے پڑہا ہوگا کہ بموجب اصول موضوعہ
فلسفہ کے یہہ قاعدہ مقرر ہی کہ جو چند محدود چیزون مین
ایک محدود عرصہ تک کچھہ زیادتی ہوتی رہی تو بعد زیادتی
کے بھی وہ چیزین محدود رہینگی اس سے یہہ ثابت ہوا کہ جو
متعدد جانور ایک متعدد عرصہ تک بچہ دیتی رہین تو اون کے
اولاد بھی بموجب اصول مذکورہ کے ایک مقدار متعدد سے
زیادہ نہوگے اور خود از روی حساب کے ہر ایک عاقل سمجھہ
سکتا ہی کہ جسقدر پیدائش سوا چار ارب مین ہوتی رہی
اگر بجای اس مدت کے سات ہی آٹھہ ارب فرض کرین تو
کچھہ شک نہین کہ اس صورت موخر الذکر مین پہلی
صورت سے پیدائش دہ چند ہوگی حالانکہ یہہ بات اجلی بدیہات
ہی کہ بے انت کبھی قابل تضعیف نہین ہوسکتا اگر ارواح
بے انت ہوتے تو ایسی مدت معدود مین کیون محصور ہوجاتے
کہ جسکے اضعاف کو عقل تجویز کرسکتی ہی اور نہ کوئی دانا
محدود زمانے اور مکانے کو بے انت کہیگا باوا صاحب
براہ مہربانی ہمکو بتلا دین کہ اگر سوا چار ارب کی پیدائش کا
نام بے انت ہی تو سات ہی آٹھہ ارب کے پیدائش کا نام کیا

رکھنا چاہئے غرض یہہ قول صریح باطل ہے کہ ارواح
موجودہ محدود زمانی اور مکانی ہوکر پھر بھی بے انت
ہین کیونکہ مدت معین کا توالد تناسل تعداد معینہ سے
کبھی زیادہ نہین ہوگا اور اگر یہہ قول ہی کہ سب ارواح
بدفعہ واحد زمین پر جنم لیتے ہین سو بطلان اسکا بھی
ظاہر ہے کیونکہ زمین محدود ہے اور ارواح بقول آپکے
غیر محدود پھر غیر محدود کسطرح محدود مین سما سکے ۔
اور اگر یہہ کہو کہ بعض حیوانات باوصف کتنے نہ پانیکے
نئی دنیا مین نہین آتے سو یہہ آپ کے اصول کے برخلاف
ہے کیونکہ جیسا پیشتر عرض کیا گیا ہی آپکا یہہ اصول ہے
کہ ہر نئی دنیا مین تمام وہ ارواح جو سرشتی گذشتہ مین
کتے پانے سے رہ گئے تھے اپنی کرمون کا پھل بھوگنے
واسطے جنم لیتے ہین کوئی جیو جنم لینے سے باہر نہین رہ
جاتا اب قطع نظر دیگر دلایل سے اگر اسے ایک دلیل پر جو
محدود فی الزمان والمکان ہونیکے ہی غور کری جاوے
تو صاف ثابت ہی کہ آپکو ارواح کے محدود ماننے سے کوئی
گریزگاہ نہین اور بجز تسلیم کے کچھہ بن نہین پڑتا بالخصوص
اگر اون سب دلایل کو جو سوال کرا مین درج ہوچکے ہین اس
دلایل کے ساتھہ جو اس تبصرہ مین اندراج پاوین ملا کر پڑہا
جاوے تو کون منصف ہی جو اس نتیجہ کو نہین پہونچ سکتا
جو ایسے روشن ثبوت سے انکار کرنا آفتاب پر خاک ڈالنا
ہے پھر افسوس کہ باوا صاحب اب تک یہی تصور کئے بیٹھے ہین کہ
ارواح بے انت ہین اور کتے پانی سے کبھی ختم نہین ہونگے

اور حقیقت حال جو تھا سو معلوم ہوا کہ ارواح ہر پانچ اوقات
کے اندر اندر ہمیشہ ختم ہو جاتے ہین اور نیز ہر پرلو کے وقت
پر موت سے اون سب کا خاتمہ ہو جاتا ہی اگر بے انت ہوتے
تو اون دونو حالتون مقدم الذکر مین کیون ختم ہونا انکا
رکن اصول آریا سماج کا شہر تا عجب حیرانی کا مقام ہی کہ
باوا صاحب خود اپنی ہی اصول سے انحراف کر رہی ہین اتنا
خیال نہین فرماتے کہ جو اشیا ایک حالت مین قابل اختتام
ہین وہ دوسری حالت مین بھی ہے یہی قابلیت رکھتے ہین
یہہ نہین سمجھتے کہ مظروف اپنے ظرف سے کبھی زیادہ نہین
ہوتا پس جبکہ کل ارواح ظرف مکانے اور ظرف زمانے مین
داخل ہوکر اندازہ اپنا ہر نئی دنیا مین معلوم کرا جاتے ہین
اور پیمانہ مکان زمان سے ہمیشہ ماپے جاتے ہین تو پھر
تعجب کہ باوا صاحب کو ہنوز ارواح کے معدود ہونے مین کیون
شک باقی ہے مین باوا صاحب سے سوال کرتا ہون کہ
جیسے بقول آپکے یہہ سب ارواح جو آپ کے تصور مین
بے انت ہین سب دنیا کے طرف حرکت کرتے ہین اگر
اسیطرح اپنے بھائیون مکت یا بون کے طرف رلت کرین
تو اسمین کیا استبعاد عقلی ہے اور کونسی حجت منطقی اس
حرکت سے اونکو روکتی ہے اور کس برہان لمی یا انی
سے لازم آتا ہی کہ دنیا کے طرف انتقال اون سب کا ہر شی
کے دورہ مین جایز بلکہ واجب ہی لیکن کبھی اون سب کا
مکت یا بون کے کوچہ کے طرف ممتنع اور محال ہے مجھکو
معلوم نہین ہوتا کہ اس عالم دنیا کے طرف کونسی پختہ سر

ہے کہ سب ارواح اوپر بہ آسانی آتے جاتے ہین ایک
بھی باہر نہین رہ جاتا اور اون مکت یا بون کے رستہ
مین کونسا پتھر حائل ہوا ہے کہ اوس طرف اون سب
کا جانا بھی محال ہے کیا وہ خدا جو سب ارواح کو موت
اور جنم دیسکتا ہے سب کو مکتے نہین دیسکتا جب ایک
طور پر سب ارواح کی حالت تغیر ہو سکتی ہے تو پھر کیا
وجہ کہ دوسرے طور سے وہ حالت قابل تغیر نہین اور نیز
کیا یہہ بات ممکن نہین جو خدا اون سب ارواح کا یہہ نام
رکھدی کہ مکتے یا ب ہین عیسی تک یہہ نام رکھا ہوا ہے
کہ مکتے یاب نہین کیونکہ جن چیزون کے طرف نسبت اس لئے
جایز ہو سکتی ہے بی شک اون چیزون کے طرف نسبت ایجابی
بھی جایز ہی اور یہہ بھی واضح رہے کہ یہہ قضیہ کہ سب ارواح
موجودہ نجات پا سکتے ہین اس حیثیت سے زیر بحث
نہین کہ محمول اس قضیہ کا جو نجات عادی مثل کسی جزئی
حقیقی کے قابل تنقیح ہی بلکہ اس جگہہ موجوث عنہ امر کلی ہے
یعنے ہم کلی طور پر بحث کرتے ہین کہ ارواح موجودہ جو ابھی
مکتے نہین پائے آیا بموجب اصول آریا سماج کے اس
امر کے قابلیت رکھتے ہین یا نہین کہ کسی طور کا عام
عارضہ خواہ مکتے ہو یا کچھہ اور ہو اون سب پر طاری
ہو جاے سو آریا صاحبون کے ہم ممنون منت ہین جو انہون
نے آپ ہی اقرار کر دیا کہ یہہ عارضہ عام بعض صورتون
مین سب ارواح پر واقعہ ہے جیسی اور جنم کی حالت سب
ارواح موجودہ پر عارض ہو جاتی ہے اب باوا صاحب

خود ہی انصاف فرمائین کہ جس حالت مین دو مادون مین
اس عارضہ عام کے آپ خود ہی قائل ہوگئے تو پھر اس تیسرے
مادہ مین جو سب کا مکتے پانا ہی انکار کرنے کی کیا وجہ ہی
پھر باوا صاحب یہہ فرماتے ہین کہ زلزلہ زمین کا اور چاند
اور سب ستارون مین بھی جانور بکثرت آباد ہین اور
اسی سے یہہ سمجھہ لیتے ہین کہ بس ثابت ہوگیا کہ بے انت
ہین پس باوا صاحب پر واضح رہے کہ اول تو یہہ خیال
بعض حکما کا ہی جسکو یورپ کے حکمون نے اخذ کیا ہے
اور ہماری گفتگو آریا سماج کی اصول پر ہی سو اسکی
اگر ہم مان بھی لیئین کہ آریا سماج کا بھی یہی اصول ہی تو
پھر یہی کیا فائدہ کہ اس سے بھی آپکا مطلب حاصل ہین
ہوتا اس سے تو صرف اتنا نکلتا ہی کہ مخلوقات باریتعالی
کی بکثرت ہی ارواح کے بے انت ہونے سے اس دلیل
کو کیا علاقہ ہے پر شاید باوا صاحب کے ذہن مین مثل
محاورہ عام لوگون کے یہہ سمایا ہوا ہوگا کہ بے انت اوسی
چیز کو کہتے ہین جو بکثرت ہو باوا صاحب کو یہہ سمجھنا چاہئے
کہ جس حالت مین یہہ سب اجسام ارضی و اجرام سماوی
بموجب تحقیق فن ہیت اور علم جغرافیہ کے معدود اور
محدود ہین تو پھر جو چیزین اونمین داخل ہین کسطرح
غیر معدود ہو سکتے ہین اور جس صورت مین تمام اجرام
و اجسام زمین آسمان کی خدا نے گنے ہوی ہین تو پھر
جو کچھہ انمین آباد ہی وہ اسکے گنے سے کب باہر رہ سکتا ہی
سحا لیسے دلیل سے اپنکا دعوی ثابت نہین ہوتا کام تو
تب بنے کہ آپ یہہ ثابت کرین کہ ارواح موجودہ تمام حدود
و قیود و ظروف مکانی و زمانی اور فضای عالم سے بالاتر
ہین کیونکہ خدا بھی اونہین معنون پر بے انت کہلاتا ہے
اگر ارواح بے انت ہین تو وہی علامت ارواح مین
ثابت کرنی چاہئے اس لئے کہ بے انت ایک لفظ ہی کہ
جسمین بقول آپکے ارواح اور باریتعالی مشارکت
رکھتے ہین اور اسکے حد تام بھی ایک ہے یہہ بات نہین
کہ جب لفظ بے انت کا خدا کے طرف نسبت کیا جاے تو
اوسکے اور معنے ہون اور جب ارواح کے طرف منسوب
کرین تو اور معنے -

پھر بعد اسکے باوا صاحب یہہ فرماتے ہین کہ کسی نے آجتک
روحون کی تعداد نہین کیئے اسلئے لاتعداد ہین اسپر ایک
قاعدہ حساب کا بھی جو ماکن فیہہ سے کچھہ تعلق نہین رکھتا
پیش کرتے ہین اور اوس سے یہہ نتیجہ نکالتے ہین کہ
لاتعداد کی کمی نہین ہو سکتی پس باوا صاحب پر واضح رہے
کہ ہم تخمینی اندازہ ارواح کا بموجب اصول آپکے بیان
کر چکے ہین اور انکا ظروف مکانی اور زمانی مین محدود
ہونا بھی بموجب اونہین اصول کے ذکر ہو چکا ہے اور آپ
ابتگ وہ حساب ہمارے روبرو پیش کرتے ہین جو غیر معلوم
اور نامعلوم چیزون سے متعلق ہے اور اگر آپکا یہہ مطلب
ہے کہ جس طرح خزانچی کو اپنی جمع تحویل شدہ کا کل میزان
روپیہ آنہ پائی کا معلوم ہوتا ہے اسیطرح اگر انسان
کو کل تعداد ارواح کا معلوم ہو تو جب قابل کی کمی بیشی

ورنہ نہین اسمین بھی آپ کی ایک غلطی ہے کیونکہ ہر
عاقل جانتا ہے کہ جس چیز کا اندازہ تخمینہ کسی پیمانہ کے
ذریعہ سے معلوم ہوچکا تو پھر ضرور عقل یہی تجویز کریگی
کہ جب اوس اندازہ معلومہ مین سے کچھہ نکالا جائیگا تو
بقدر تعداد خارج شدہ کے اصلی اندازہ مین کمی ہوجائیگی
پہلا یہہ کیا بات ہے کہ جب غیر گنتے شدہ سے ایک
فوج کثیر گنتے شدہ ارواح مین داخل ہوجائے تو نہ
وہ کچھہ کم ہون اور نہ یہہ کچھہ زیادہ ہون حالانکہ وہ
دونو محدود ہین اور ظروف مکانی اور زمانی مین محصور
اور یہہ جو باوا صاحب فرماتے ہین کہ تعداد روحون
کی ہمکو بھی معلوم ہونی چاہئے تب قاعدہ جمع تفریق
کا اوپر صادق آویگا یہہ قول باوا صاحب کا بھی
قابل ملاحظہ ناظرین ہی ورنہ صاف ظاہر ہے کہ
جمع بھی خدا کے اور تفریق بھی وہی کرتا ہی اور اوسکو
ارواح موجودہ کے تمام افراد معلوم ہین اور فرد
فرد اوسکی زیر نظر ہے اسمین کیا شک ہے کہ جب ایک
روح نکلکر گنتے یا بون مین جاویگا تو پرمیشر کو
معلوم ہے جو یہہ فرد اس جماعت سے کم ہوگیا اور
اوس جماعت مین بباعث داخل ہونے اسکے ایک
فرد کی زیادتی ہوی یہہ کیا بات ہے کہ اس داخل
خارج سے وہی پہلے صورت بنی رہی نہ گنتے یا بیشکچھہ
زیادہ ہون اور نہ وہ ارواح کہ جن سے روح
کچھہ نکل گئی بقدر نکلنے کے کم ہوجائین -

اور نیز ہمکو بھی کوئی برہان منقطع مانع اس بات
کی نہین کہ ہم اس امر تیقن محقق پر راے نہ لگا
سکین کہ جن چیزون کا اندازہ بذریعہ ظروف مکانی
اور ظروف زمانی کے ہمکو معلوم ہوچکا ہے وہ
دخول خروج سے قابل زیادت اور کمی ہین مثلاً
ایک ذخیرہ کسیقدر غلہ کا کسی کوٹھہ مین بھرا ہوا ہے
اور لوگ اوس سے نکالکر لیے جاتے ہین سو گو
ہمکو اس ذخیرہ کا وزن معلوم نہین لیکن ہم بنظر
محدود ہونے اوسکے راے دیسکتے ہین کہ جیا
نکلتا جائیگا کم ہوتا جائیگا -

اور یہہ جو آپ نے تحریر فرمایا کہ خدا کا علم غیر محدود ہے
اور روح بھی غیر محدود ہین اسیواسطے خدا کو روحون
کی تعداد معلوم نہین یہہ آپکی تقریر بیموقعہ ہے جناب من
یہہ کون کہتا ہی کہ خدا کا علم غیر محدود نہین کلام و
نزاع تو اسمین ہے کہ معلومات خارجیہ اوس کے
جو تعینات وجودیہ سے مقید ہین اور زمانہ واحد مین
پائی جاتی ہین اور ظروف زمانی اور مکانی مین محصور
و محدود ہین آیا تعداد اون اشیاء موجودہ محدود
معینہ کا اوسکو معلوم ہے یا نہین آپ اون اشیاء
موجودہ محدودہ کو غیر موجود اور غیر محدود ثابت
ثابت کرین تو کام بنتا ہے ورنہ علم الہی کہ موجود
اور غیر موجود دونون پر محیط ہی اوسکے غیر متناہی
ہونے سے کوئی چیز جو تعینات خارجیہ مین مقید ہو

غیر متناہی نہین بن سکتے اور آپ نے خدا کے علم کو خو بغیر
محدود بنایا کہ جس سے روحون کا احاطہ بھی نہ ہو سکا اور شمار
بھی معلوم نہ ہوا با وصفیکہ سب موجود تھے کوئی معدوم نہ تھا
کیا خوب بات ہی کہ آسمان اور زمین تو روحون کو اپنے
پیٹ مین ڈالکر بزبان حال اونکا تعداد بتلایا پھر خدا کو
کچھ بھی تعداد معلوم نہ ہوا یہہ عجب خدا ہی اور اونکا علم عجیب تر

بھلا مین آپ سے پوچھتا ہون جو خدا کو
ارواح موجودہ کا علم ہی یہہ علم اوسکے علوم غیر متناہیہ کا
جزئی یا کلی ہی اگر کل ہے تو اس سے لازم آتا ہے جو خدا
کو سوا روحون کے اور کسی چیز کی خبر نہو اور اوس سے بڑھ کر
اوسکا کوئی علم نہ ہوا اور اگر جزئی تو خود محدود ہو گیا کیونکہ
جز کل سے ہمیشہ چھوٹا ہوتا ہے پس اس سے بھی یہی نتیجہ
نکلا کہ ارواح محدود ہین اور خود یہی حق الامر تھا - جس
شخص کو خدا نے معرفت کی روشنی بخشی ہو وہ خود جانتا ہی جو
خدا کے بے انتہا علوم کے دریاؤن مین سے علم ارواح
موجودہ کا اسقدر بھی نسبت نہین رکھتا کہ جیسے سوئی کو
سمندر مین ڈبو کر اوسمین کچھ تری باقی رہجاتی ہے - باقی آئندہ

ایک ترکی جہاز کا کنارے لگنا -

کوایف آمدہ ولایت سے یہہ منکشف ہوا کہ ۲۳ ماہ
گذشتہ کو صدمہ طوفان کے سبب سے ایک ترکی جہاز
ساحل باسفرس پر جا لگا اہل جہاز سے چالیس آدمیان
بذریعہ رسن وغیرہ کے کنارہ سلامتی پر پہنچے - اور نو
آدمیان غریق بحر فنا ہو گئے کپتان پالمر لیف بوت سوپرنٹ

جو کہ سابق مین سرکار انگریزی کی بحری فوج مین نوکر
تھے صدمہ مذکور کے جب سے غرق ہو کر ہلاک ہوئے - کہتے
ہین کہ کپتان صدر نے بہت سے لوگ کو جو کہ ایسے صدمون
مین گرفتار ہو کے ورطہ ہلاکت مین غوطے کھا رہے تھے
بچایا فقط - عمدۃ الاخبار مدراس

روس و سرکار انگریزی

پارس ڈی ڈی بالش کے واقع نگار نے یہہ تحریر کیا ہے
کہ سرکار انگریزی روسیون سے جنگ و مقابلہ کرنے کے
کام مین ہرگز پسپائی نکریگی کیونکہ اسکو اپنی خاص فوج
کے سوائے لاکھ سپاہ ترکی اور نو ہزار سپاہ یونانی
اور ہندوستان کے دیسی لشکر سے بہت بڑی کمک
حاصل ہوگی -
قطع نظر اسکے سرکار مذکور یکے ون بے نظیر و لاثانی
جنگی جہازات رکھتی ہے اور اسکا خزانہ کرور ہا روپیون سے
معمور ہے اگر سالہاے سال تک بھی جنگ کریگا اتفاق
ہو تو اسکا خزانہ سوبراہی دیگا لیکن عرصہ اندک کے
اندر زار کے تانگین اٹھ جاوینگے - قطع نظر اسکے زار کے
زخم خوردہ روسا بھی سرکار انگریزی کو مدد دینگے اور
زار کے درپئی آزار ہون گے کیونکہ اس بد ذات بیوفا
نے جو لوگ کہ اپنے ساتھ نیکی اور بھلائی کی سو اُن سے بدی
کے ساتھ پیش آیا اگر روسیان فیتحاب ہون تو وے
بد ذات اہالیان آسٹریہ کی نسبت بھی کچھ بھلای ظاہر نکرینگے
اور اپنے عہد پر قایم نرہینگے اس لئے آسٹریہ کو بھی جنگ مین